شب برأت

فضائل و احکامات

تصنیفِ لطیف

حُضور فیض ملت مُفسر اعظم پاکستان
حضرت علامه الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Visit Uwaysi Books
www.faizahmedowaisi.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ، وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ الۡاَمِیۡنِ، وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ، اَمَّا بَعۡدُ۔

شبِ برات کے مسائل واحکام کے متعلق اہلِ اسلام کے بیشمار رسائل مطبوعہ (چھپے ہوئے) ہیں۔ فقیر کے اس موضوع پر دو رسالے، "بارہ ماہ کے فضائل" اور "بارہ ماہ خیر" بھی ہیں۔ لیکن عزیزم صاحبزادہ محمد ریاض احمد اویسی کے حکم پر علیحدہ رسالہ فضائلِ توبہ وشبِ برات حاضر ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے فقیر اور عزیزی الولد کے لیے موجبِ نجات اور قارئین کے لیے موجبِ مشعلِ راہِ ہدایت بنائے (آمین)۔

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ، وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور پاکستان

۲۹ رجب المرجب ۱۴۲۷ھ، بروز منگل

شعبان کی وجہِ تسمیہ: شعبان، شعب سے ماخوذ (نکلا ہوا) ہے، جس کے معنی تفریق (جدا جدا) کرنا ہے۔ چونکہ یہ ماہ اعمالِ خیر اور اعمالِ شر اور نیک وبد میں تفریق پیدا کرتا ہے، اسی لیے اس نام سے موسوم ہے، اور شعبان کی جمع شعبانات آتی ہے اور شعابین بھی۔ شعبان اس لیے نام رکھا ہے کہ اس ماہ کے روزے عبادت گزاروں کے لیے خیرِ کثیر (بہت زیادہ بھلائی) اور مقامِ رفعت (بلند مرتبہ) اور سامانِ بخشش (بخشش کا ذریعہ) ہیں کہ وہ انسان کو جنت میں داخل کرتے ہیں۔

فضیلتِ ماہِ شعبان: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! آپ کو یہ شعبان کا مہینہ کس لیے پسند ہے؟ فرمایا: اس لیے کہ یہ میرا مہینہ ہے، اور اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) ہر سال میں مرنے والے کی مدتِ حیات اسی ماہ میں لکھی جاتی ہے، اس لیے یہ مجھ کو محبوب ہے کہ میری بھی مدتِ حیات جب لکھی جائے، تو اس وقت اپنی ربِ تعالیٰ کی عبادت اور عملِ صالح (روزے کی حالت) میں ہوں۔ [1]

---

[1]) أَنَّ عَائِشَةَ ، حَدَّثَتْهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم ، كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ، قَالَتْ : قُلْتُ : يَا رَسُولَ اللّٰہِ ، أَحَبُّ الشُّهُورِ. إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَهُ شَعْبَانُ ، قَالَ : إِنَّ اللّٰہَ يَكْتُبُ عَلَى كُلِّ نَفْسٍ مَيِّتَةٍ تِلْكَ السَّنَةَ ، فَأُحِبُّ أَنْ يَأْتِيَنِي أَجَلِي وَأَنَا صَائِمٌ

(مسند ابی یعلی، مسند عائشة رضی الله عنها ، 8/ 311 ، حدیث 4911 ، دار الما مون للتراث، دمشق)

(مجمع الزوائد ومنبع الفوائد ، 3/ 248 ، حدیث 5156 ، دار الفكر، بيه بيروت) (فتح الباری لابن حجر ، قوله باب صوم شعبان، 4/ 215، دار المعرفة ، بیروت)

شعبان میرا مہینہ والی حدیث جامع الاحادیث میں ذیل کے الفاظ کے ساتھ ہے جبکہ شعب الایمان میں الفاظ میں کچھ تبدیلی کے ساتھ۔ شَعْبَانُ شَهْرِی وَ رَمَضَانُ شَهْرُ اللّٰہِ

(جامع الاحاديث ، حرف الشين ، 13/ 413 ، حديث 13422، طبع على نفقه : و حسن عباس ذكى)

(شعب الایمان، تخصيص شهر رجب بالذكر ، 3/ 374 ، حديث 3813، دار الكتب العلمية ، بيروت)

شبِ برأت: اس ماہ کی سب سے بڑی فضیلت یہ ہے کہ اس میں شبِ برات ہے۔ نصف شعبان کو جو رات آتی ہے، اس کو عرفِ عام میں شبِ برات کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ فقہائے کرام کا یہ فیصلہ ہے کہ اس رات ہر شخص کی قسمت کا فیصلہ ہوتا ہے اور اس کی عمر کے بارے میں فیصلہ کیا ہے۔ اس لیے مستحب (پسندیدہ) یہ ہے کہ چودہ (۱۴) شعبان کی نمازِ عصر کے بعد مسلمان ایک دوسرے سے مصافحہ (ہاتھ ملانا) و معانقہ (گلے ملا) کرے اور ایک دوسرے سے معافی چاہیں، کیونکہ نہ معلوم آج کی رات کس کی زندگی کا چراغ گل ہو جانے کا حکم صادر ہو۔

حلوے کا رواج: شبِ برات کے دن عام طور پر حلوہ تقسیم کرنے کا رواج ہے۔ اس کی ایک وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ حضرت امیر حمزہ، جو کہ رسول اللہ ﷺ کے حقیقی چچا تھے، ان کے لیے ایصالِ ثواب کیا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ کہ وہ دن شبِ برأت اور نزولِ قرآنِ کریم کی وجہ سے عظیم دن ہے، اس لیے اس دن کی خوشی میں مبارک باد کے طور پر ایک دوسرے کو حلوہ پیش کیا جاتا ہے۔

نزولِ قرآن اور شبِ برأت: اس کو نزولِ قرآنِ کریم کی رات اس معنی میں کہا جاتا ہے کہ اس شب قرآنِ مجید آسمانِ اوّل (پہلا آسمان) میں اترا، اور پھر وہاں سے ۲۷ رمضان، جو کہ لیلۃ القدر (شبِ قدر) ہے، میں سرکارِ دو عالم ﷺ پر نازل ہونا شروع ہوا، جو کہ برابر ۲۳ برس تک نازل ہوتا رہا، اور ۲۳ سال کے بعد رمضان المبارک ہی میں نزول مکمل ہوا۔ اس لحاظ سے قرآنِ پاک شعبان المبارک بعد رمضان المبارک ہی میں نزول مکمل ہوا۔ اس لحاظ سے قرآنِ پاک شعبانِ المعظم سے شروع ہو کر رمضانِ المبارک میں ختم ہو جاتا ہے۔[2] (اتقان، تفسیرِ عزیزی)

آتش بازی کی لعنت: نصف شعبان کو جہاں تک ایصالِ ثواب اور مبارکباد کا تعلق ہے، یہ سب کچھ جائز و مستحب ہے۔ لیکن عام طور پر یہ دیکھا جاتا ہے کہ رنگ برنگی آتش بازی چھوڑی جاتی ہے، اور یہ سلسلہ ساری رات جاری رہتا ہے۔ یہ شبِ بیداری (رات بھر عبادت یا نماز) سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ اپنے اعمال کی بربادی ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمان سے انوارِ رحمت برساتا ہے، اور مسلمان نیچے سے آگ اوپر کی طرف چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے عتاب (سزا) کا موجب بنتا ہے۔ گویا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "آج کی شب تم پر میرے انوار کی بارش ہوگی"، اور یہ آتش باز مسلمان کہتا ہے: "نہیں، ہمیں آگ سے کھیلنے دو، جلنے دو، سڑنے دو"؛ کیونکہ مشہور مثال ہے کہ جیسی نیت ویسی مراد۔

پاکستان کا رواج: اس کے بعض صوبوں میں رواج عام ہے کہ رات کو اکثر لوگ سیر و تفریح کے لیے جنگلوں اور دریاؤں کی طرف نکل جاتے ہیں۔ کوئی علی الصبح (صبح کے وقت) جاتا ہے، تو کوئی رات کو چلا جاتا ہے، اور بعض تو یہاں تک کرتے ہیں کہ دریاؤں میں سفارش (درخواست) پرپرچہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کے نام لکھ کر بہادیتے ہیں، اور کوئی دیوالی کی طرح چراغاں کرتا ہے۔ یہ سب باتیں بدعت واِختراع (ایجاد) ہیں، ان سے پرہیز کرنا چاہیے۔ ان کی کوئی اصل نہیں، کسی کتاب سے یہ باتیں ثابت نہیں ہیں۔ انہی امور کو بدعات سیئہ کہا جاتا ہے۔ انہی بدعات سے وہابیوں کو غلطی لگی ہے کہ ایسی بدعات پر قیاس کر کے احادیث و قرآن سے ثابت شدہ امور کو بدعات کا فتویٰ لگا کر عوام کو بہکانے کی خاموش کوشش کی۔

چراغاں کا ثبوت: عید میلاد النبی ﷺ یا محافلِ میلادِ شریف، یا جلوس و جلسہ اسی طرح، ختمِ قرآنِ پاک کے موقع پر چراغاں کرنا۔ یہ حدیث میں فعل حضرت عمر فاروق اور دیگر صحابہ کرام کا ہے، بلکہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے ثابت اور ظاہر ہے۔ یہ مواقع چونکہ تحدیثِ نعمت (نعمت کے اظہار)، زینت و زیبائش (سجاوٹ و خوبصورتی) کے لیے ہیں، اور بزرگانِ دین کے اعراس (تقریبات) وغیرہ میں عظمت و شوکت ظاہر کرنے کے لیے ہیں، اس لیے جائز اور مستحب ہے۔

---

[2] (جواہر عزیزی اردو ترجمہ تفسیر عزیزی، پارہ ۳۰، سورۃ القدر، ص ۵۰۰-۵۰۱، نوریہ رضویہ پبلیکیشنز)

شبِ برأت میں معمولاتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: نبیِ اکرم ﷺ سے صرف اتنا ثابت ہے کہ آپ شبِ برات میں جنتُ البقیع (جو کہ مدینہ شریف کا مشہور قبرستان ہے) میں تشریف لے گئے، تاکہ امتِ مرحوم (مرحوم امت) کے لیے دعائے مغفرت اور مؤمنین و مؤمنات اور شہدائے کرام کے لیے ایصالِ ثواب کریں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی (روایت کیا گیا) ہے کہ پندرہ شعبان کو حضور نبیِ اکرم ﷺ کی باری میرے یہاں تھی، لیکن میں نے نصف شب کے قریب دیکھا تو حضور ﷺ گھر میں نہ تھے۔ میرے دل میں خیال گزرا کہ شاید آپ مجھے چھوڑ کر کسی دوسری بیوی کے یہاں رات بسر (قیام) کریں گے۔ یہ خیال آتے ہی میں گھر سے تلاش کرنے نکل پڑی۔ میں نے دیکھا کہ آپ ﷺ جنتُ البقیع میں عبادت میں مصروف ہیں اور دعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ! میری امت پر رحم فرما۔ اے اللہ! تمام شہدائے امت، مؤمنین و مؤمنات کو بخش دے۔ اے اللہ! میں نے تجھے ایسا کریم پایا جیسا تو نے بیان کیا ہے۔ اے عظمت والے! تو ہی ہر عظمت کی امید گاہ (امید کا مرکز) ہے۔ اے اللہ! مجھ کو پرہیزگار دل عطا کر، جو کہ ہر قسم کے عُیوب (نقائص) سے پاک ہو۔ [3]

نزولِ باری تعالیٰ: حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ شبِ برات کو بیداری کر کے صبح روزے رکھو، کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ غروبِ آفتاب کے بعد اپنی شان کے لائق آسمانِ دنیا (قریب ترین آسمان) پر آجاتا ہے، اور پھر پکار پکار کر کہتا ہے کہ ہے کوئی مجھ سے مغفرت چاہنے والا، تاکہ میں اُسے بخشوں؟ ہے کوئی مجھ سے روزی طلب کرنے والا، کہ میں اُس کو رزق دوں؟ ہے کوئی غمزدہ، کہ میں اُس کی مصیبت دور کروں؟ ہے کوئی مدد مانگنے والا، میں اُس کی مدد کروں؟ اگر آج کی شب مجھ سے کوئی عافیت طلب کرے تو میں اُسے عافیت دوں۔ یوں یہ ندا (آواز) کرتے کرتے صبحِ صادق ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس طرح عظیم عطیات (بڑی بخششیں) عنایت فرماتا ہے۔ [4]

ازالۂ وہم: اللہ تعالیٰ جسم اور جسمانیت (مادّی وجود) سے منزّہ (پاک) ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انوار و تجلیات کا ظہور خاص (خصوصی انداز میں) ہوتا ہے، جس طرح شایانِ شان ندا کرتا ہے۔ اگرچہ یہ ہر روز و شب کے تیسرے پہر صبح تک ہے، لیکن شبِ برات میں غروبِ آفتاب سے ہی شروع ہو جاتا ہے۔

درسِ عبرت: اب اگر ہم شبِ برات کے متعلق اپنی سرگرمیوں کا جائزہ لیں تو ماننا پڑے گا کہ جو کچھ کر رہے ہیں وہ اسلامی تعلیمات کی روح سے ہم آہنگ نہیں۔ مسلمانوں کی ہدایت و رہبری کا اصل سرچشمہ قرآنِ حکیم ہے، اور جو کچھ قرآن میں ہے وہ سب کچھ رسولِ اکرم ﷺ کی زندگی میں ہے۔ اسی لیے ہمیں دیکھنا چاہیے کہ حضورِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ میں شبِ برات کے بارے میں کیا بات ہے، اور آپ ﷺ نے امت کو اس شب کے بارے میں کیا ہدایت دی ہے۔

---

3) یہ حدیث شریف الفاظ کی تھوڑی تبدیلی کے ساتھ ہمیں شعب الایمان میں ملی۔

(شعب الایمان، کتاب الصیام ، ما جاء في ليلة النصف من شعبان، 5/ 363، حديث 3556 ، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض)

4) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كانت ليلة النصف من شعبان فقوموا ليلها وصوموا نهارها . فإن الله ينزل –فيها لغروب الشمس إلى سماء الدنيا . في قول ألا من مستغفر لي فأغفر له ألا من مسترزق فأرزقه ألا مبتلى فأعافيه ألا كذا –ألا كذا حتى يطلع الفجر

(سنن ابن ماجه، كتاب اقامة الصلاة والسنة فيها ، ما جاء في ليلة النصف من شعبان، 1/ 444 ، حديث 1388، دار الفكر، بيروت)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کا ارشاد ہے کہ رمضان کے علاوہ صرف شعبان کا ایک ایسا مہینہ ہے جس میں حضورِ انور ﷺ سب سے زیادہ روزے رکھتے تھے،[5] سب سے زیادہ عبادت کرتے تھے، لیکن اس میں آپ ﷺ نے امت کو پابند نہیں کیا۔ اس سے آپ کا یہ منشأ (مقصد) تھا کہ یہ روزے کہیں فرض کی شکل اختیار نہ کرلیں۔

خلاصہ: خلاصہ یہ کہ شبِ برات میں بکثرت عبادت کرنا، اللہ کی بارگاہ میں قیام (کھڑا ہونا)، بہت پسندیدہ فعل ہے۔ صدقہ و خیرات کی رات ہے، اور قاضیُ الحاجات (ضرورتیں پوری کرنے والے رب) کی بارگاہ میں اپنی حاجات پیش کرنے کی رات ہے۔

شبِ برأت کو رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں: حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ حضور پاک ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس نصف شعبان کی شب حضرت جبرئیل آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! آسمان کی طرف اپنا سرِ انور (مبارک سر) اٹھائیے۔ میں نے اُن سے پوچھا: یہ کون سی رات ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالی رحمت کے تین سو (۳۰۰) دروازے کھول دیتا ہے، اور ہر اُس شخص کو بخش دیتا ہے جس نے اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا، بشرطیکہ وہ جادوگر، کاہن (جادو کرنے والا)، سود خور، زانی اور عادی شرابی نہ ہو۔ ان لوگوں کی رب تعالی بخشش نہیں کرتا، جب تک وہ توبہ نہ کرلیں۔ پھر جب رات کا چوتھائی حصہ گزر گیا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام پھر آئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! اپنا سرِ مبارک اٹھائیے۔ آپ ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ دیکھا کہ جنت کے دروازے کھلے ہیں، اور پہلے دروازے پر ایک فرشتہ پکار رہا ہے: خوشی ہے اُس شخص کے لیے جس نے اس رات رکوع کیا۔ دوسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ ندا دے رہا ہے: خوشی ہو اُس شخص کے لیے جس نے اس رات سجدہ کیا۔ تیسرے دروازے پر ایک اور فرشتہ کہہ رہا ہے کہ خوشی ہو اُس کے لیے جس نے اس رات دعا کی۔ چوتھے دروازے پر ایک اور فرشتہ پکارتا ہے: خوشی ہو اس رات ذکر کرنے والوں کو۔ پانچویں دروازے پر ایک اور فرشتہ اعلان کرتا ہے: خوشی ہو اُس کے لیے جو خوفِ خدا میں اس رات رویا۔ چھٹے دروازے پر ایک اور فرشتہ پکارتا ہے: اس رات تمام مسلمانوں کو خوشی ہو۔ ساتویں دروازے پر ایک اور فرشتہ کہتا ہے: کیا کوئی مانگنے والا ہے کہ اس کی آرزو اور طلب پوری کی جائے؟ آٹھویں دروازے پر فرشتہ آواز دیتا ہے: کیا کوئی معافی مانگنے والا ہے کہ اس کے گناہ معاف کیے جائیں؟ حضورِ اکرم ﷺ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: جبرئیل! یہ دروازے کب تک کھلے رہیں گے؟ حضرت جبرئیل نے کہا: اوّلِ شب سے طلوعِ فجر تک۔ اس کے بعد حضرت جبرئیل نے کہا: یا محمد ﷺ! اس رات میں رہائی پانے والوں کی تعداد بنی کلب کی بکریوں کے بالوں کے برابر ہوگی۔"[6]

شبِ برأت میں قدرت کی کاروائیاں: حضورِ غوثِ پاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی کو اس رات سعادت (خوش بختی) نصیب ہوتی ہے تو کسی کو شقاوت (بدبختی)۔ کسی کو جزا دی جاتی ہے تو کسی کو رسوا کیا جاتا ہے۔ کسی کو سرفراز (عزت مند) کیا جاتا ہے تو کسی کو سرنگوں (ذلیل)۔ کسی کو اجر دیا جاتا ہے تو کسی کو جدا کیا جاتا ہے۔ بہت سے کفن دھوئے ہوئے تیار رکھے ہوتے ہیں، لیکن کفن پہننے والے (لاعلمی اور بے خبری) کی بنا پر بازاروں میں گھوم رہے ہوتے ہیں۔ بہت سے

---

[5]) وَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ قَطُّ إِلَّا رَمَضَانَ ، وَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرٍ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ

(المؤطا امام مالک، ابواب الصیام، باب المداومة علی الصیام ، 2/ ۱۹۹، حدیث 372، دار القلم ، دمشق)

(سنن الکبری للنسائی، کتاب الصیام ، صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم بابی ہورامی ، 3/ ۱۷۵، حدیث 2672 ، مؤسسة الرسالة، بیروت)

[6]) (غنیۃ الطالبین (مترجم)، فضائل شعبان وشب برآت، ص449، فرید بک سٹال، اردو بازار لاہور)

لوگوں کی قبریں کھدی ہوتی ہیں اور وہ خوشی میں مگن ہوتے ہیں۔ بہت سے چہرے ہنس رہے ہوتے ہیں، حالانکہ ان کی موت سر پر کھڑی ہوتی ہے۔ ادھر بہت سے مکانوں کی تعمیر قریب تکمیل ہوتی ہے، اُدھر ان کے مالک کوچ (رخصت) کو تیار ہوتے ہیں۔[7] (غنیۃ الطالبین)

ہم شبِ برأت میں کیا نہ کریں: صاف ظاہر ہے کہ جو افعال عام دنوں اور راتوں میں بھی ناجائز اور ممنوع ہیں، وہ خاص رحمت وافضیلت کے مواقع پر شدید ممانعت کا حکم رکھتے ہیں۔ اس لیے اس مبارک رات سنیما بینی، فضول گوئی، لغو بیانی (بے ہودہ گفتگو)، گانے بجانے، غیر اخلاقی و غیر شرعی حرکات، آتش بازی سے مکمل اجتناب کیا جائے۔ اس مبارک موقع پر آتش بازی کا ایسا مذموم (ناپسندیدہ) و قبیح (انتہائی برا) رواج چل نکلا ہے جو اس رات کی رحمانی برکت کے بجائے شیطانی نحوست کا باعث ہے۔ ہم اس قسم کے کاموں سے عذاب کی دعوت دیتے ہیں، حالانکہ یہ رات تو ثواب کمانے کی رات ہے۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں سے ملائکہ رحمت (رحمت کے فرشتے) بھیجتا ہے اور بخشش و رحمت کے دروازے کھولتا ہے، مگر ہم مسلمان آسمان کی طرف بارودی ہوائیاں بھیج کر اور زمین پر آتش برسا کر گویا رحمت کو دور بھگاتے ہیں۔ یہ بے حد غفلت اور ناکامی کے کام ہیں۔ اس سے جانی، مالی، ایمانی اور روحانی نقصان ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس شب کی برکات سے مستفید ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

وظیفہ: ۱۴ شعبان المعظم کو بعد نمازِ عصر آفتاب غروب ہونے کے وقت باوضو (وضو کی حالت میں) چالیس مرتبہ یہ کلمات پڑھے: "لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" اللہ پاک اس دعا کے پڑھنے والے کے چالیس (۴۰) سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔ مزید تفصیل گزر چکی ہے۔

ہوشیار برادر، ہوشیار: صرف ایک شب کی محنت سے کتنا سرمایہ نصیب ہوا۔ مثلاً حج و عمرے کے ثواب سمجھئے کہ وہ کتنا مشکل سے حاصل ہوتا ہے، یہ تو اُسے معلوم ہے جو حج وغیرہ کو جاتا ہے، اور حج و عمرہ کے ثواب کی قدر و قیمت وہی جانتا ہے جسے حج و عمرے سے تعلق ہے۔

نوٹ: اس جیسے اور اعمال ہیں جن پر یقیناً حج و عمرے کا اجر و ثواب نصیب ہوتا ہے۔ تفصیل دیکھیے فقیر کا رسالہ "غریبوں کا حج"۔

فائدہ: اس شب میں درود شریف و تلاوتِ قرآنِ مجید اور نوافل کا کوئی طریقہ نہیں۔ ہاں بعض طریقے ہیں۔ بعض طریقے فقیر نے اوپر لکھ دیئے ہیں، چند اور حاضر ہیں۔

☆ شعبان کی پندرہویں شب سورۂ دخان سات مرتبہ پڑھنی بہت افضل ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ پروردگارِ عالم ستر (۷۰) حاجاتِ دنیا کی اور ستر (۷۰) حاجاتِ عقبیٰ (آخرت کی) قبول فرمائے گا۔

نفل نماز پندرہ تاریخ: شعبان کی پندرہ تاریخ بعد نمازِ ظہر چار رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ زلزال ایک بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ۔ دوسری رکعت میں سورۂ تکاثر ایک بار، سورۂ اخلاص دس مرتبہ۔ تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون تین بار، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھے۔ چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ نصر ایک بار پھر سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پھر رکوع، سجدہ، تشہد، درود اور سلام۔

اس نماز کی بے حد فضیلت ہے۔ اللہ پاک اس نماز پڑھنے والے پر خاص کرم قیامت کے دن فرمائے گا، اور ان شاء اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے دین و دنیا کی بھلائی حاصل ہوگی۔

---

[7] (غنیۃ الطالبین (مترجم)، فضائل شعبان و شب برآت، ص 442، فرید بک سٹال، اُردو بازار لاہور)

وظائف: ماہِ شعبان میں روزانہ ہر نماز کے بعد اس دعا کو پڑھنا واسطے مغفرتِ گناہ بہت افضل ہے: " اسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِيمِ الَّذِي لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ، إِلَيْهِ تَوْبَةَ عَبْدٍ ظَالِمٍ لَا يَمْلِكُ نَفْسَهُ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا وَلَا مَوْتًا وَلَا حَيَاةً وَلَا نُشُورًا"

☆ رسولِ اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ماہِ شعبان میں جو کوئی تین ہزار (۳۰۰۰) مرتبہ درود شریف پڑھ کر مجھ کو بخشے گا، بروزِ حشر اس کی شفاعت کرنی مجھ پر واجب ہو جائے گی۔

نفلی روزہ: ماہِ شعبان کی پندرہ تاریخ کے روزے کی بڑی فضیلت ہے۔ جو کوئی یہ روزہ رکھے گا، باری تعالیٰ اس کے پچاس (۵۰) سال کے گناہ معاف فرمائے گا۔ لیکن اس کے ساتھ ایک روز پہلے یا بعد کو رکھنا چاہیے، کیونکہ اکیلا ایک روزہ مکروہ ہے۔

نوٹ: چونکہ پندرہویں شبِ شعبان کے لیے تیاری کرنی ہو گی، اس لیے اس سے پہلے والی شب اور ان کے متعلق مختصر عرض ہے۔

چودہ شعبان المعظم پندرھویں رات: شعبان کی چودہ تاریخ بعد نمازِ مغرب دو رکعت نماز پڑھے، ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ حشر کی آخری تین آیات ایک مرتبہ، اور سورۂ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے۔ ان شاءاللہ تعالیٰ یہ نماز واسطے مغفرتِ گناہ بہت افضل ہے۔

ایضاً: پندرھویں رات نمازِ عشاء سے قبل آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پانچ پانچ مرتبہ پڑھے۔ یہ نماز بھی بخشش گناہ میں بہت فضیلت والی ہے۔ (ان شاءاللہ العظیم)

☆ محسنِ اعظم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ شعبان المعظم کی پندرہویں شب کی عبادت بہت افضل ہے۔ فرمایا: اس شب کو اللہ پاک اپنے بندوں کے لیے بے شمار دروازے اپنی رحمت کے کھول دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ کون ہے جو آج کی شب مجھ سے بخشش طلب کرے، اور میں اس کو عذابِ دوزخ سے نجات دے کر اس کی مغفرت کروں۔ فرمایا آپ ﷺ نے کہ اس شب کی عبادت کرنے والے پر دوزخ کی آگ اللہ پاک حرام کر دیتا ہے۔

☆ پندرھویں شب کو غسل کر کے اگر کوئی تکلیف کے سبب غسل نہ کرے تو صرف باوضو ہو کر دو رکعت تحیۃُ الوُضو (وضو کے بعد پڑھی جانے والی نماز) پڑھے، ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک بار، سورۂ اخلاص تین بار پڑھنی ہے۔ یہ نماز بہت افضل ہے۔

☆ شعبان کی پندرہویں شب دو رکعت نماز پڑھنی ہے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک بار، سورۂ اخلاص پندرہ پندرہ بار، بعد سلام کے دُرود شریف ایک سو دفعہ پڑھ کر ترقیِ رزق کی دعا کرے۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے باعث رزق میں ترقی ہو جائے گی۔

☆ پندرھویں شب ماہِ شعبان آٹھ رکعت نماز چار سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ قدر ایک بار، سورۂ اخلاص پچیس مرتبہ پڑھنی ہے۔ واسطے مغفرتِ گناہ یہ نماز بہت افضل ہے۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ اس نماز کے پڑھنے والے کو اللہ پاک بخش فرمائے گا۔

☆ پندرہویں شب کو آٹھ رکعت دو سلام سے پڑھے۔ ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس دس مرتبہ پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے آیت الکرسی ایک دفعہ، پھر سورۂ توبہ کی آخری آیات "لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ" (آیت ۱۲۸) تا "الْعَظِيْمِ" (آیت ۱۲۸) ایک بار پڑھے۔ واسطے قبولیتِ دعا خواہ دُنیوی ہو یا دِینی یہ نماز بہت افضل ہے۔

☆ پندرہویں شب کو آٹھ رکعت نماز دو سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیۃ الکرسی دس مرتبہ، دوسری میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ انشرح دس مرتبہ، تیسری میں بعد سورۂ فاتحہ سورۂ قدر دس مرتبہ، چوتھی میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص دس مرتبہ پڑھے، پھر چار رکعت اسی ترتیب

سے پڑھنی ہے۔ بعد سلام کے ستر مرتبہ استغفار اور ستر مرتبہ دُرودِ پاک پڑھ کر اپنے گناہوں کی توبہ کرے۔ اِن شاءاللہ تعالیٰ اس نماز پڑھنے والے کے گناہِ صغیرہ وکبیرہ اللہ پاک معاف فرما کر مغفرت فرمائے گا۔

وظائف: پندرہویں شب کو سورۂ بقرہ کا آخری رکوع "اٰمَنَ الرَّسُوْلُ" (آیت ۲۸۵) سے "الْکٰفِرِیْنَ" (آیت ۲۸۶) تک اکیس مرتبہ پڑھنا واسطے امن وسلامتی، حفاظتِ جان ومال افضل ہے۔

☆ شبِ پندرہویں سورۂ یٰسین تین مرتبہ پڑھنے سے حب ذیل فائدے ہیں: ترقیِ رزق، درازیِ عمر، ناگہانی آفتوں سے محفوظ رہنا۔ (ان شاءاللہ تعالیٰ) اللہ ہم سب کو اس شب کی عبادت کی توفیق بخشے۔ (آمین)

فقط والسلام

خاتِمۂ سوالات وجوابات

فقیر اختصار کو ملحوظ رکھ کر شبِ براءت کے بارے میں جو کچھ لکھنا تھا لکھ کر فارغ ہوا تو فاضلِ محترم مولانا رضا الرحمٰن محمد رمضان قادری نوری ایک کتاب لائے، یہ کسی غیر مقلد وہابی کی لکھی ہوئی ہے۔ اس نے بارہ مہینوں کی بدعات کی تفصیل لکھی ہے۔ مولانا موصوف کا خیال ہے کہ اس نے جو ماہِ شعبان کی بدعات دیگر خرافات (لغو اور بے اصل باتیں) لکھی ہیں ان کا جواب اس رسالہ میں آجائے۔ پہلے تو فقیر نے توقّف کیا اس لیے کہ جاہلانہ حرکتوں کا جواب تضییعِ اوقات (وقت کو ضائع کرنے) کے سوا کچھ حاصل نہیں، بزرگوں نے فرمایا ہے: "جوابِ جاہلاں باشد خموشی" یعنی جاہلوں کے جواب میں خاموشی بھلی۔

لیکن ان کے اصرار باتکرار (بار بار کے اصرار) نے کچھ لکھنے پر مجبور کیا۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

تفصیلِ تردیدِ وہابیہ غیر مقلدین دربارۂ بدعاتِ شعبان

یاد رہے کہ ہر مذہب کے اپنے اصول ہوتے ہیں، جب ان کے ان اصول پر صحیح نہ اترے وہ ان کے نزدیک کافر و گمراہ ہے۔ غیر مقلدین وہابیہ کی خصوصی عادت ہے کہ جو اُن کے اصول پر نہیں وہ مشرک وبدعتی ہے۔ کچھ اس رسالہ "اسلامی مہینے اور بدعاتِ مروجہ" فقیر ان کے سوالات کے ان کے اصول کے مطابق جوابات عرض کرتا ہے۔

بُہتان تراشی: اس رسالہ میں مصنف نے صفحہ نمبر ۱۰۱ سے صفحہ نمبر ۱۰۷ تک آتش بازی کے متعلق طویل مضمون لکھا ہے۔ اس سے یہ تاثر دیا کہ یہ بدعت شیعہ اہلِ سنت میں مروج ہے۔[8] (معاذ اللہ)

تبصرہ اویسی غفرلہ: عوام اہلِ سنت ہوں یا کوئی اور، ان کی غلط کاریاں اس مذہب پر نہیں تھوپی جاتیں۔ سب کو معلوم ہے کہ آتش بازی عوام کا لا نام (عوام کی نادانی) کی غلطی ہے۔ اہلِ سنت کے علماءِ کرام نے اس کی تردید غیر مقلدوں سے بڑھ کر کی ہے اور کرتے ہیں۔ فقیر نے اسی رسالہ میں زوردار تردید کی ہے۔ آتش بازی کو اہلِ سنت کا مذہب بنانا سوائے بہتان و کذب (جھوٹ) کے اور کچھ نہیں۔ اس کے جواب میں قرآنِ مجید کی دو آیات کافی ہیں:

(۱) ﴿لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (سورۂ آلِ عمران، آیت ۶۱) (۲) ﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (سورۃ النحل، آیت ۱۰۵)

---

8 (اسلامی مہینے اور مروجہ بدعات از تفضیل احمد ضیغم، شب براءت اور اسلام، آتش بازی کی ابتداء، ص 102 تا 106، دارالاندلس، لیک روڈ، چوبرجی لاہور، مارچ 2006ء)

انتباہ! ان کے ایسے اِفتراء و بہتانات (جھوٹے الزامات) کی فہرست طویل ہے۔ مثلاً کہتے ہیں اہلِ سنت قبروں کو سجدہ کرتے ہیں، اسی لیے ہمارے مسلک کو قصوری مذہب سے تعبیر کرتے ہیں۔ یونہی کہتے ہیں کہ یہ انبیاء و اولیاء کو اللہ کا شریک مانتے ہیں۔ (معاذ اللہ) اسی لیے وہ اہلِ سنت کو مشرک سمجھ کر ان سے مشرکوں جیسا برتاؤ کرتے ہیں۔ وغیرہ، اور عوام اہلِ سنت کے غلط طریقوں کو اہلِ سنت کے مذہب میں داخل کر کے اہلِ سنت کو بدنام کرنے کی ناکام سَعی (کوشش) کرتے ہیں۔

غیر مقلدین محدثین کا حال: عوام کی خامیوں و غلطیوں کو اہلِ سنت کے مذہب میں داخل نہیں جا سکتا۔ جیسے غیر مقلدین کے عوام کی غلطیاں کچھ کم نہیں بلکہ ان کے محدث بڑی بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ ہم نے کبھی یہ نہیں کہا کہ یہ غیر مقلدین کا مذہب ہے۔ ایک نمونہ ملاحظہ ہو۔

استنجاء کے بعد وتر: غیر مقلدین کے ایک ٹیڈی مجتہد نے اعلان کیا کہ استنجاء کے بعد وتر پڑھنا ضروری ہے کیونکہ حدیث شریف میں ہے: "مَنْ اسْتَجْرَ فَلْيُوْتِر "[9] جو استنجا کرے اسے چاہیے کہ استنجاء کے بعد وتر پڑھے۔ حالانکہ حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ جو استنجاء میں ڈھلے استعمال کرے وہ طاق ہوں۔ لیکن اس نے "فَلْيُوْتِر" سے وتر پڑھنے کا حکم صادر فرمایا۔ غیر مقلدین کے اس ٹیڈی مجتہد کی غلطی کو کبھی غیر مقلدین کا مذہب نہیں بتایا گیا۔

چراغاں: غیر مقلدین کا اصول ہے کہ ہم قرآن و حدیث کو مانتے ہیں اور بس۔ نہ وہ اجماع (صحابہ کرام یا ائمہ مجتہدین کے اتفاق) کو مانتے ہیں، نہ قیاسِ صحیح (صحیح قیاس) کو۔ اگر قرآن و حدیث کے ماننے کا دعوی کرتے ہیں تو ایات و احادیث کو اپنی نفسانی خواہشات پر مطلب بیان کرتے ہیں۔ مثلاً "وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ " (النساء: ٦٤) کے لیے کہتے ہیں کہ یہ آیات صرف حضور ﷺ کے زمانہ تک ہیں اور بس۔[10]

(ترجمہ: تفسیر ابن کثیر، تحت آیت، ترجمہ قرآن مولوی محمد مع حاشیہ، مطبوعہ سعودی عرب)

یہی حال ان کے احادیث پر عمل کا ہے۔ صحیح حدیث ہو تو وہ اپنے مطلب پر محمول کرتے ہیں، خواہ حقیقت کے خلاف ہو۔ مثلاً صحاح ستّہ کی مشہور حدیث ہے کہ جو جمعہ میں پہلے آئے وہ اونٹ کی قربانی کا ثواب پائے گا، جو آخر میں آئے تو اسے مرضی کے مطابق جتنا ثواب ملے۔ اس سے غیر مقلدین کے ایک ٹیڈی مجتہد نے قربانی مراد لی کہ اگر کسی میں استطاعت نہ ہو تو وہ مرغی کے انڈے کی قربانی ادا کرے اور اسی پر بعض غیر مقلدین کا عمل ہے۔[11]

(فتاوی ستاریہ)

انتباہ: جب قرآن و احادیثِ صحیح کے متعلق ان کا یہ حال ہے تو پھر دوسری روایات کو کیسے مانتے ہیں۔ انہیں یہ سمجھا دیا گیا ہے کہ صحاحِ ستہ کے سوا کسی حدیث کو نہ مانو اور انہیں ضعیف و موضوع کہہ کر ٹھکرا دیں۔ حقیقت میں یہ عامل بالحدیث نہیں بلکہ منکرینِ حدیث (حدیث کے انکار کرنے والے) ہیں۔

چراغاں کا ثبوت: احادیث کے علاوہ معمولاتِ صحابہ کرام و اسلافِ صالحین سے ہے۔ اس پر فقیر کا ایک مستقل رسالہ مطبوعہ (چھپا ہوا) ہے۔ لیکن اس کی تمام روایات و اقوال و معمولات غیر مقلدین کے اصول پر ناقابلِ عمل ہیں۔ حالانکہ ایسے چراغاں کی غرض و غایت اسلام کی رونق ہے۔ اور اسے مقدس راہوں

---

9) (سنن ابن ماجة، كتاب الطهارة وسننها، باب الارتياد للغائط والبول، 1/ 121، الحديث 337، دار الفكر، بيروت)
(مسند احمد، باقي مسند المكثرين، مسند ابي هريرة رضي الله عنه، 2/ 463، الحديث 9970، عالم الكتاب، بيروت)

10) (ترجمہ تفسیر ابن کثیر تحت آیہ و ترجمہ قرآن مولوی محمد مع حاشیہ مطبوعہ سعودی عرب)

11) (فتاوی ستاریہ، جلد ۲ صفحہ ۷۲، مکتبہ سعودیہ حدیث منزل، کراچی)

اور دنوں کے متعلق خود قرآن مجید فرماتا ہے: "وَذَكِّرْهُم بِأَيَّامِ اللَّهِ" (سورۃ البقرہ، آیت ۲۰۳) اور انہیں اللہ کے بڑے دین یاد دلاؤ اور شبِ برأت اللہ کے بڑے دنوں میں شامل ہے، جیسے فقیر نے اس کے فضائل میں رسالہ ہذا میں عرض کیا ہے۔

علامتِ تذکیر: اللہ تعالیٰ کے بڑے دنوں کی تذکیر (ذکر کرنے) کے کئی طریقے ہیں۔ منجملہ ان کے چراغاں بھی ہے کہ جس مسجد اور مکان وغیرہ پر چراغاں ہوگا، عوام کو یاد آئے گا کہ آج مقدس شب ہے۔ اور یہ عرفِ عام ہے اور شریعت میں عرف کو بڑی اہمیت ہے۔ تفصیل دیکھیے: امام شامی رحمہ اللہ صاحب فتاویٰ شامی کا رسالہ "العرف" مشمولہ ۳۲ رسائل شامی۔

انتباہ: چراغاں کے متعلق غیر مقلدین کی ضد نجدیوں کی تقلید میں ہے کہ نہ صرف چراغاں کے منکر ہیں بلکہ وہ تو رسول اللہ ﷺ کے گنبدِ خضرا اور مزارِ اقدس پر بھی روشنی کرنے کے قائل نہیں۔ یہاں تک کہ سارا عرب روشنی سے چمک رہا ہے۔ ہم جدّہ سے مدینہ تک رات کو سفر کرتے ہیں تو دن کا سا ہوتا ہے۔ بلکہ سعودی شہزادوں کے محلات کا چراغاں کس سے مخفی ہے۔ ملک فہد کا جو وادیِ جرف کے غربی پہاڑ پر تیار کرایا ہے، نامعلوم کتنا وسیع و عریض اور کتنے کمروں پر مشتمل ہے۔ اس پر چراغاں کا یہ حال ہے کہ اُحد شریف کے نواح میں دیکھا جائے تو سارے مدینہ پاک کی روشنی سے ملک فہد کے محل کی روشنی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

یاد رہے کہ اسی وادی جرف میں دجال اترے گا، وہ مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ اس کے ساتھ ہزاروں یہودی اور بے دین ہوں گے اور مدینہ پاک سے بھی زلزلوں سے بے دین لوگ نکل کر دجال سے جا کر ملیں گے۔ تو ملک فہد نے گویا دجال کے لیے پہلے سے محل تیار کر دیا ہے، ورنہ وہاں نہ اس نے رہائش رکھی اور نہ اب کسی کی قیام گاہ ہے۔

چراغاں پر اعتراض کرنے والوں کے گھروں کو دیکھو کہ کس طرح روشنی سے چمکار کھا ہے۔ یہاں اسراف یاد نہیں آتا۔ گھر میں تو ضرورت کے لیے ایک دو بلب بھی کافی ہیں۔

روایات فضائل شبِ برأت: رسالہ "اسلامی مہینے اور بدعاتِ مروجہ" کے مصنف نے تمام روایات کو ضعیف اور موضوع قرار دیا ہے، صفحہ نمبر ۱۰۷ سے ۱۰۸ اس پر تحقیق کی ہے۔[12] یہ بھی غیر مقلدانہ اصول پر ہے۔ ورنہ محدثین کے نزدیک حدیث ضعیف فضائل میں قابل قبول ہے۔ روایتِ موضوع ہمارے نزدیک بھی ناقابل عمل ہے بلکہ جرم ہے، لیکن مولوی اسماعیل دہلوی، پیشوائے غیر مقلدین، نے "اصولِ فقہ رسالہ عربی مطبوعہ مجتبائی دہلی" میں لکھا کہ موضوع روایت کا مضمون اگر صحیح روایت کے مطابق ہو تو وہ قابل عمل ہے وما فوقاً موضوع ہے۔ لیکن غیر مقلدین ضد پہ آ جائیں تو مولوی اسماعیل کیا شے؟ وہ بڑوں کو بھی خاطر میں نہیں لاتے۔

غیر مقلدین کے تعصب یا جہالت کا نمونہ: رسالہ کے مصنف صفحہ نمبر ۱۱۱ پر لکھتا ہے کہ "شبِ برأت کے لفظ سے ہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ بعد کی پیداوار (بدعت) ہے۔ لفظ "شب" فارسی اور عربی میں "لیلۃ" کہتے ہیں، تو اس کا نام پھر "لیلۃ البراءۃ" ہونا چاہیے تھا۔"[13]

---

12) (اسلامی مہینے اور مروجہ بدعات از تفضیل احمد ضیغم، شبِ برأت اور اسلام، شبِ برأت کی روایتیں تحقیق کی نظر میں، روایت نمبر 6، ص 107 تا 111، دارالاندلس، لبیک روڈ، چوبرجی لاہور، مارچ 2006ء)

13) (اسلامی مہینے اور مروجہ بدعات از تفضیل احمد ضیغم، شبِ برأت اور اسلام، شبِ برأت کی روایتیں تحقیق کی نظر میں، روایت نمبر 6، ص 111، دارالاندلس، لبیک روڈ، چوبرجی لاہور، مارچ 2006ء)

تبصرہ اویسی غفرلہ: اہلِ فہم سوچیں کہ مصنفِ رسالہ جاہل ہے یا احمق۔ جب یہ مانتا ہے کہ "لیلۃ البراۃ" ہونا چاہیے یہ درست ہے، لیکن کیا عجمی لوگ تمام اسلامی اسماء کو عربی میں بولتے ہیں؟ بلکہ اکثر اسماء عربی عجم میں ان کی اپنی بولی میں روزانہ استعمال ہو رہے ہیں۔ مثلاً صلوۃ سے نماز، صوم وصیام سے روزہ وغیرہ بولنا بدعت نہیں، اگر بدعت نہیں تو پھر یہ استعمال قابل قبول ہے۔ تو شبِ برات کے استعمال پر غصہ اتارنا جہالت ہے یا حماقت۔ یونہی لیلۃ القدر شبِ قدر کے نام سے مشہور ہے۔(فَافْهَمْ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْوَهَّابِيْنَ)

حلوہ پر حملہ: حلوہ رسول اللہ ﷺ کی مرغوب (پسندیدہ) غذا ہے۔ حدیث شریف میں ہے: " كَانَ النَّبِی يُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسْلِ "[14] یعنی نبی پاک ﷺ میٹھی چیزوں اور شہد کو پسند فرماتے اور مؤمن کی علامت حلوہ خوری ہے۔ حدیث میں ہے: "الْمُؤْمِنُ حُلْو يُحِبُّ الْحَلاوَةِ"[15] بیشک مومن میٹھا ہے اور میٹھی اشیاء کو پسند کرتا ہے۔ اس لیے اہل سنت صدقہ و خیرات اور ایصال ثواب و دیگر اُمورِ خیر میں حلوہ زیادہ سے زیادہ پکا کر غُرباء و مساکین میں تقسیم کرتے ہیں، خود بھی کھاتے ہیں اور وہابی دیوبندی حرام حرام بھی کہتے جاتے ہیں اور اہلسنت سے حلوے کی پلیٹیں بلکہ تھال کے تھال لے کر ہپ ہپ کر کے کھاتے بھی جاتے ہیں؟ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمہ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا:

تیرا کھائیں تیرے غلاموں سے الجھیں　　ہیں منکر عجب کھانے غرانے والے

اویسی کا سوال: حلوہ جو رسول اللہ ﷺ اور مسلمان کی مرغوب (پسندیدہ) غذا ہے اور طیب و طاہر (پاک اور صاف) اور بہترین بعام ہے۔ الحمد للہ، اہل سنت کے حصہ میں آیا ہے اور اللہ فرماتا ہے: "الطَّيِّبٰتُ لِلطَّيِّبِيْنَ وَ الطَّيِّبُوْنَ لِلطَّيِّبٰتِ" (سورہ نور، ۲۶) اور غیر مقلدوں کی غذا گو، بجوالو وغیرہ وغیرہ (فتاوی ستاریہ) ہے۔

ان کے علاوہ کافی غلیظ (ناپاک یا بھاری) غذائیں غیر مقلدین کی پسندیدہ غذائیں ہیں جو احادیث میں تو جیسے نہیں، لیکن یہ انہوں نے اپنے اختیارات سے انہیں حلال قرار دے کر مزے سے کھاتے ہیں۔ ان کی ان غذاؤں کی وجہ سے آیت "اَلْخَبِيْثٰتُ لِلْخَبِيْثِيْنَ وَ الْخَبِيْثُوْنَ لِلْخَبِيْثٰتِ" (سورہ نور، ۲۶) ان پر خوب فٹ آتی ہے۔ بہر حال، شب برات ہو یا دوسری تقاریب میں حلوہ پکا کر غریبوں، مسکینوں، بھوکوں کو کھلانے کا اجر عظیم حاصل کرنا اہل سنت کا نصیب ہے۔ ان غریبوں، غیر مقلدوں کو جو کچھ نصیب ہے، وہ انہیں سلامت ہے۔ قسمت اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا۔

من گھڑت کہانیاں: مصنفِ رسالہ نے آخر میں اہل سنت پر بہتانات (جھوٹے الزامات) تراشی کی حد کر دی اور اپنا نامہ عمال ایسا سیاہ کیا کہ قیامت تک دھلنے کا نہیں، بلکہ قیامت میں اس کی روسیاہی کے لیے یہی بہتانات کافی ہیں۔

---

[14] (صحيح البخاری، كتاب الأطعمة ، باب الحلواء والعسل ، 5/ 2071 ، الحديث 5115 ، دارابن كثير ، اليمامة ، بيروت)

(صحيح مسلم، كتاب الطلاق ، باب وجوب الكفارة على من حرم امرائته ولم ين الطلاق ، 2/ 110، الحديث 1474، داراحياء التراث العربی، بيروت)

[15] (جامع الأحاديث، مسند العشرة ، مسند على بن ابی طالب،31/ 122، الحديث 33938 طبع على نفقة : د حسن عباس ذكی)

یہ حدیث شریف جامع الاحادیث وشعب الایمان وغیرہ میں تھوڑے مختلف الفاظوں کے ساتھ اس طرح ہے: قَلْبُ الْمُؤْمِنُ حُلْو يُحِبُّ الْحَلاوَةَ　یعنی مومن کا قلب میٹھا ہے اور میٹھی اشیاء کو پسند کرتا ہے۔

(جامع الاحاديث ، حرف القاف، 15/ 183، الحديث 15265 طبع على نفقة و حسن عباس ذكی)

(شعب الايمان للبيهقی، التاسع والثلاثون من شعب الايمان وهو باب في المطاعم والمشارب الخ، ككل الحم، 5/ 99، الحديث 5934 ، دار الكتب العلمية بيروت)

کہانی رسول اللہ ﷺ: مصنفِ رسالہ نے صفحہ نمبر ۱۱۱ تا ۱۱۳ میں تین من گھڑت کہانیاں لکھی ہیں جو ابلیس نے القاء کی ہوں گی، ورنہ عالمِ دنیا میں ان کا وجود نہیں۔ اور اتنا غلط کہ اس اِفتراء پر یہود و نصاریٰ سن کر شرما جائیں۔ رسول اللہ ﷺ کے احد میں دندان مبارک شہید ہوئے تھے، اس وجہ سے آپ ﷺ کھانا نہیں کھا سکتے تھے، آپ کے لیے حلوہ تیار کیا گیا۔[16]

تبصرہ اویسی غفرلہ: ناظرینِ خدا لگتی (خدا کے واسطے) کہیے، کیا کوئی مسلمان اس طرح کی بات کرتا ہے اور اس کا قائل کسی شہر یا علاقہ میں ہے؟ اگر کسی نے کہا ہوگا تو وہ ابلیس مصنف کا دوست ہوگا، جو انسانی بھیس میں آکر اسے بتایا ہوگا تاکہ اہل سنت کو دل کھول کر بک سکے۔ ورنہ مسلمان کتنا ہی جاہل کیوں نہ ہو، اُسے معلوم ہے کہ اُحد شریف میں آپ ﷺ کے دانت مبارک شہید نہیں ہوئے، صرف دو دانتوں کے اوپر سے معمولی خراش ہوئی۔ اس سے آپ ﷺ کو کھانے میں کوئی دِقّت نہ ہوئی اور نہ اس کا تصور ہو سکتا ہے۔ مصنفِ رسالہ نے اہل سنت کو بدنام کرنے کی سَعی کی ہے۔ تو ہم صرف یہی کہہ سکتے ہیں: ﴿لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ﴾ (سورۃ آلِ عمران، آیت ۶۱) بلکہ دیگر ارشاد باری تعالیٰ سناتے ہیں: ﴿إِنَّمَا يَفْتَرِي الْكَذِبَ الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ﴾ (سورۃ النحل، آیت ۱۰۵) بے ایمان لوگ ہی جھوٹا افتراء کرتے ہیں۔

سیدنا اویس قرنی کی کہانی: یہ صحیح ہے کہ آپ کے دندان مبارک شہید ہوئے، اس پر فقیر کا رسالہ، "سیدنا اویس قرنی کی دندان شکنی" مطبوع و مشہور ہے۔ لیکن حلوہ والی من گھڑت کہانی مصنف رسالہ کی کارروائی ہے۔ اس کی سزا بھگت رہا ہوگا یا قیامت میں بھگتے گا۔

سیدنا امیر حمزہ: آپ کے لئے اگرچہ مصنفِ رسالہ کے بیان کردہ پر حلوہ پکا کر ایصال ثواب سے شرعی قباحت نہیں، کیونکہ موتٰی (مرنے والے) کے لیے جب بھی ایصال ثواب کریں جائز ہے، خواہ وہ موت کے دن ہو یا اس سے قبل یا بعد۔ لیکن غیر مقلدین کو تو ایصال ثواب نصیب ہی نہیں۔ ان کے لیے مقولہ مشہور ہے: مر گیا مردود نہ فاتحہ نہ درود۔

ازالہ وہم: اگر ایصال ثواب میں شب برات کے خیرات و صدقات پر سیدنا امیر حمزہ کے ایصال ثواب کو منتخب کرنا، یہ ان سے محبت و عقیدت سے ہے، اگر بعض بزرگوں کا انتخاب ہو تو ضروری نہیں کہ سب کے لیے بھی ہو۔ حدیث شریف میں ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نماز کی قرأت میں سورۃ اخلاص کو لازماً پڑھتے تھے۔ اس کی رسول اللہ ﷺ کو شکایت کی گئی۔ آپ ﷺ نے اس سے پوچھا کہ یہ تخصیص کیوں؟ اس نے عرض کیا: مجھے سورہ اخلاص سے محبت ہے۔ اسی لیے ہر نماز کی قرأت دیگر سورۃ کے ساتھ اسے پڑھتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ سورہ اخلاص تجھے جنت میں لے جائے گی۔[17]

تبصرہ اویسی غفرلہ: قرآنی سورۃ کی محبت جنت میں لے جائے گی، تو محبوبانِ خدا کی محبت و عقیدت بھی اہل ایمان کو جنت میں لے جائے گی۔

کیونکہ: حبِ درویشان کلیدِ جنت است[18] یعنی اللہ والوں کی محبت جنت کی کنجی ہے۔

ایک اور بہتان: مصنف رسالہ صفحہ نمبر پر ۱۱۱ لکھتا ہے کہ مذکورہ بالا من گھڑت افسانوں کی سند کے لیے ہم نے علماء سے رابطہ کیا تو انہوں نے یہ واقعات بتائے۔[19]

---

16) (اسلامی مہینے اور مروجہ بدعات از تفضیل احمد ضیغم، شبِ برأت اور اسلام، شبِ برأت کی روایتیں تحقیق کی نظر میں، شبِ برأت اور حلوہ، ص 111، دارالاندلس، لبیک روڈ، چوبرجی لاہور، مارچ 2006ء)

17) (صحيح البخاری، کتاب صفة الصلاة ، باب الجمع بين السورتين فی الركعة ، 1/ 268 ، الحديث 741، دارا بن كثير، اليمامة ، بيروت)

18) (پندنامہ از عطار، بخش 14 - در تواضع و صحبت درویشان)

19) (اسلامی مہینے اور مروجہ بدعات از تفضیل احمد ضیغم، شبِ برأت اور اسلام، شبِ برأت کی روایتیں تحقیق کی نظر میں، شبِ برأت اور حلوہ، ص 111، دارالاندلس، لبیک روڈ، چوبرجی لاہور، مارچ 2006ء)

فقیر کی اپیل: مصنفِ رسالہ زندہ ہے تو وہ ان علمائے اہل سنت کے اسماء مع پتہ جات لکھ کر بھجوائے تاکہ ہم ان سے باز پُرس کر سکیں، لیکن مجھے یقین ہے کہ وہ کوئی سنی علماء نہیں ہوں گے، بلکہ ابلیس کے چیلے بھیس بدل کر مصنفِ رسالہ کے عذابِ آخرت میں اضافہ کے لیے مصنف کی پٹی پڑھائی ہو گی، آزما لیجئے۔

کند ھم جنس باھم جنس پرواز: بد مذاہب (گمراہ فرقے) ایسے افسانے گھڑنے کے استاد ہیں۔ بالخصوص غیر مقلدین کا حال ناظرین نے دیکھ لیا۔ صرف ایک مثال دیوبندیوں کے ایک ستون (نمایاں فرد) ملا کی ملاحظہ ہو: مولوی مکی، ساکن ٹھل حمزہ، تحصیل لیاقت پور، حال مقیم مکہ معظمہ، جسے حکومتِ نجدی نے تنخواہ پر صرف اسی لیے رکھا ہوا ہے کہ وہ کعبہ معظمہ کے سامنے اہل سنت بریلوی پر بہتان تراشیاں (جھوٹے الزامات) کر کے جہنم کے داخلہ کا نقدی ٹکٹ حاصل کرے۔ اس کی ایک من گھڑت (خود ساختہ) کہانی ملاحظہ ہو: اللہ اور پیرانِ پیر (بزرگوں کے بزرگ) شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ نے اس کے پنجہ (ہاتھ) میں پنجہ ملا کر کہیں سیر کو جا رہے تھے۔ راستہ میں اللہ کا پاؤں پھسلا تو وہ گر گیا، پھر عبد القادر جیلانی (رحمۃ اللہ علیہ) نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا، اسی وقت آپ کا نام دستگیر ہوا (معاذ اللہ)۔

حوالہ: مولوی مکی کے روزانہ کیسٹ بھرے جاتے ہیں، پھر اسے کتابی صورت میں تیار کر کے شائع کیے جاتے ہیں۔ فقیر اویسی غفرلہ کے پاس اس کی جلد اول موجود ہے، اس میں یہ من گھڑت کہانی لکھی ہوئی ہے۔

دعاءِ نصف شعبان (شبِ برأت)

اللّٰهُمَّ يَا ذَالْمَنِّ وَلَا يُمَنُّ عَلَيْكَ يَا ذَالْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ، يَا ذَالطَّوْلِ وَلَانْعَامِ . لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ ظَهْرَ إِلَّا جِيْنَ ، وَجَارَ الْمُسْتَجِيرِينَ وَآمَانَ الْخَائِفِينَ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنتَ كَتَبْتَنِي عِندَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ شَقِيًّا أَوْ مَحْرُوْمًا أَوْ مَطْرُودًا أَوْ مُقْتَرًا فِي الرِّزْقِ ، فَامْحُ اللّٰهُمْ فَقَاوَتِي وَحِرْمَانِي وَطَرْدِي وَالْحَارَى رِزْقِي وَالْبَغْنِي عندَكَ فِي أُمِّ الْكِتَابِ سَعِيدًا مَرْزُوقًا مُوَفَّقًا لِلْخَيْرَاتِ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ، فِي كِتَابِكَ الْمُنَزَّلِ ، عَلَى لِسَانِ نَبِيِّكَ الْمُرْسَلِ يَمْحُو اللهُ مَا يَشَاءُ وَيُثْبِتُ ، وَعِندَهُ أُمُّ الْكِتَابِ ، إِلهِي بِالْجَلِي الْأَعْظَمِ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ الْمُكْرِمِ ، الَّتِي يُفْرَقُ فِيهَا كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ وَ يَبْرَمُ ، أَنْ تُكْشِفَ عَنَّا مِنَ الْبَلَاءِ وَالْبَلْوَاءِ مَا نَعْلَمُ وَمَا لَا تَعْلَمُ ، وَمَا أَنْتَ بِهِ أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزَّ الْأَكْرَامُ، وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمُ . وَالْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَلَمِينَ

ترجمہ: اے اللہ! اے احسان فرمانے والے تجھ پر احسان نہیں کیا جاتا، اے عزت اور بزرگی والے، اے قدرت اور انعام والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پناہ لینے والوں، امان طلب کرنے والوں اور ڈرے ہوؤں کی پناہ ہے۔ اے اللہ! اگر تو نے اپنی کتابِ تقدیر میں میرا بدبخت ہونا یا نامراد یا مردود ہونا، یا میرے رزق کا تنگ ہونا لکھا ہے تو اے اللہ! اپنے فضل سے میری بدبختی، میری محرومی، میری نامرادی اور میرے رزق کی تنگی کے فیصلے کو مٹا دے، اور اپنی کتاب میں میرے لیے نیک بخت ہونے، کشادہ رزق پانے اور نیکیوں کی توفیق پانے کا فیصلہ لکھ دے۔ کیونکہ تو نے اپنے بھیجے ہوئے نبی پر نازل کردہ کتاب میں فرمایا ہے کہ اللہ جو چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے، اور اسی کے پاس اصل کتاب ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس تجلی کے واسطے سے سوال کرتا ہوں جو شعبان کی پندرہویں رات میں جس میں ہر حکمت والے معاملے کا فیصلہ کیا جاتا ہے، نازل ہوتی ہے کہ تو ہم سے ہر مصیبت ٹال دے، جو ہم جانتے ہیں اور جو ہم نہیں جانتے، اور جسے تو ہم سے زیادہ جانتا ہے۔ بے شک تو ہی عزت والا، بزرگی والا ہے۔ اور درود و سلام ہو ہمارے پیارے آقا ﷺ پر، اور آپ کی آل اور اصحاب پر۔

طریقۂ کار برائے چھ نوافل شبِ برأت: غروبِ آفتاب سے قبل ۴۰ بار پڑھیں: "وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ" مغرب کی نماز ادا کرنے کے بعد، نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل۔

(۱) برائے درازیٔ عمر، بعد نفل گیارہ بار درودِ شریف، پھر ایک بار سورۃ یٰس، پھر اکیس (۲۱) بار سورۃ اخلاص، پھر ایک بار دعائے نصف شعبان پڑھیں۔

(۲) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل برائے بلاؤں سے دوری، بعد نفل گیارہ بار درودِ شریف، پھر ایک بار سورۃ یٰس، پھر اکیس (۲۱) بار سورۃ اخلاص، پھر ایک بار دعائے نصف شعبان پڑھیں۔

(۳) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل برائے یہ کہ اللہ تعالیٰ مخلوق میں کسی کا محتاج نہ کرے، بعد نفل گیارہ بار درودِ شریف، پھر ایک بار سورۃ یٰس، پھر اکیس (۲۱) بار سورۃ اخلاص، پھر ایک بار دعائے نصف شعبان پڑھیں۔ آخر میں اپنے جملہ مقاصد اور اسلام و مسلمانوں کی فتح، اور امریکی نوازوں، گستاخانِ رسول اور کانگریسیوں کے شر سے اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے، خصوصاً ایمان پر خاتمہ کی دعا کریں۔

آخری گزارش: رسالہ "اسلامی مہینے اور بدعاتِ مروجہ" کا مکمل رد بہت طویل اوقات کا تقاضا کرتا ہے۔ اس لیے صرف نمونے کے طور پر شبِ برأت کے چند خرافات کارد لکھ دیا ہے، تاکہ اہلِ فہم اس کی جُملہ خرافات سے بچ کر رہیں۔

وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ، وَصَلَّى اللهُ تَعَالَىٰ عَلَىٰ حَبِيبِهِ الْكَرِيمِ۔

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاول پور۔ پاکستان

۵ شعبان ۱۴۲۸ھ، بروز اتوار